بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب الوعظ والتذكير

سلسلۂ اِشاعت: (۲۶)

بعض نامور غیر مسلم مفکرین کی طرف سے

کی عظمت کا اعتراف

خطاب:

حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری
اُستاذ حدیث ونائب مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

ناشر
المركز العلمي للنشر والتحقيق
لال باغ مرادآباد

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ. [الذّٰريٰت: ۵۵]

(اور مسلسل نصیحت فرماتے رہیے؛ کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے)

کتاب الوعظ والتذکیر

سلسلۂ اِشاعت: (۲۶)

- موضوعِ خطاب : بعض نامور غیر مسلم مفکرین کی طرف سے رحمتِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا اعتراف
- خطاب : حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری
- مقام : جامع مسجد مرادآباد (گستاخِ رسولؐ کے خلاف عظیم احتجاجی اجلاس)
- تاریخ : ۶ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعہ
- دورانیہ : ۱۶ منٹ تقریباً
- جمع وضبط : محمد اسجد قاسمی مظفرنگری جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

- آڈیو بیانات سننے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں:

www.attablig.com/MUFTI-SALMAN

(مولوی محمد جنید پٹیل، جامعہ حقانیہ کٹھور، گجرات)

- الحمد للہ ہر اتوار کو رات میں ۱۰ بجے ''التذکیر یوٹیوب چینل'' پر ''درسِ قرآن'' اور ''دینی رہنمائی'' کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے، لنک درج ذیل ہے:

www.youtube.com/c/ALTAZKEER

(مفتی سید محمد ابوبکر صدیق منصور پوری **8791034667**)

الحمد للّٰه نحمدهٗ ونستعينهٗ ونستغفرهٗ ونؤمن بهٖ ونتوكّل عليه، ونعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده اللّٰه فلا مضل لهٗ، ومن يضلل فلا هادي لهٗ، ونشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه وحده لا شريك لهٗ، ونشهد أن سيدنا وحبيبنا وسندنا وشفيعنا وإمامنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله، صلى اللّٰه تبارك وتعالىٰ عليه وعلىٰ آلهٖ وأصحابهٖ وذرياتهٖ وبارك وسلّم تسليمًا كثيرًا كثيرًا، أما بعد. فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ صدق اللّٰه العظيم

صہبائے عقیدت کے پیمانے ہزاروں ہیں ❖ عرفانِ رسالت کے مے خانے ہزاروں ہیں
دامن میں لئے اپنے نذرانے ہزاروں ہیں ❖ کاندھے پہ کفن ڈالے مستانے ہزاروں ہیں
صدیوں سے جو روشن ہے کاشانۂ عالم میں ❖ اُس شمع رسالت کے پروانے ہزاروں ہیں

دنیا میں محمدؐ کے دیوانے ہزاروں ہیں
دنیا میں محمدؐ کے دیوانے ہزاروں ہیں

(راہی شہابی جے پور)

حضراتِ گرامی! وہ مقدس ذات والاصفات جو کمالات اِنسانیت کا مظہر اتم تھی ۔

جس کو خود خلاّقِ دو جہاں رب العالمین نے ’’رحمۃ للعالمین‘‘ کا لقب عطا کیا ۔

اور جس کے اخلاقِ فاضلہ کی شہادت قرآنِ کریم نے ﴿اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ کہہ کر دی ۔

اور جن کے شمائل وفضائل اور شاندار اور بے مثال اخلاق و عاداتِ طیبہ کی شہادت ہر اُس شخص نے دی ، جس نے آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ، اور آپ کی پر فیض صحبتوں سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کی ۔

اور تو اور مکہ کے وہ مشرکین جو آپ کے مشن کے سخت مخالف تھے ، وہ بھی ہزار مخالفتوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے داغ کردار پر اُنگلی اُٹھانے کی جرأت نہ کر سکے ۔

خلاصہ یہ کہ جس نے بھی انصاف کی نظر سے آپ کی سیرتِ طیبہ کو دیکھا اور پڑھا تو اُس کے اندر کا اِنسانی ضمیر پکار اُٹھا کہ ایسی خوبیوں اور کمالات کا اِنسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا ۔

حتیٰ کہ بعد میں آنے والے وہ دانشور اور مفکرین جو دولتِ اسلام اور نعمت ایمان سے محروم رہے ، اُن کی زبان اور قلم بھی بے اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے ۔

ذیل میں چند ایسی ہی شخصیات کے حقیقت پسندانہ اعترافات نقل کئے جاتے ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیں :

مہاتما گاندھی

(تحریک آزادی ہند کے مشہور قائد اور جمہوریہ ہند کے معمار)

’’میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرنے کا عادی ہوں ، میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے ، بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے ، جس نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے ، میں نے قرآنِ مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے ، اس میں مسلمانوں کے لئے ہی نہیں ؛ بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں ‘‘ ۔

''جب کہ مغرب قعرِ جہالت میں پڑا تھا، تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی''۔ (الامان دہلی ۱۷؍جولائی ۱۹۳۲ء)

''وہ (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) روحانی پیشوا تھے؛ بلکہ اُن کی تعلیمات کو سب سے بہتر میں سمجھتا ہوں، کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع اور مانع نہیں سنایا، جیسا کہ پیغمبرِ اسلام نے''۔ (رسالہ ''ایمان'' پٹی ضلع لاہور، اگست ۱۹۳۶ء)

سوامی دیانند سرسوتی
(مبلغ آریہ سماج)

''جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جما رہی تھی، اُس وقت عرب کے ریگستان میں ایک ''مہاں پروش'' (عظیم انسان) ایک عجیب وغریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا''۔ (مہرشی سوامی دیانند اور اُن کا کام، مصنفہ: لالہ لاجپت رائے)

لالہ لاجپت رائے
(مذہبی وسیاسی رہنما)

''میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے بڑے بڑے مہا پروشوں میں سمجھتا ہوں''۔

(رسالہ ''مولوی'' رمضان ۱۳۵۲ھ)

سوامی بھوامی دیال سنیاسی
(مذہبی رہنما)

''جس وقت تمام ملک عرب میں بدترین جہالت پھیلی ہوئی تھی، اُس وقت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تنہا ذات تھی، جس نے بے مثال ہمت وجرأت کے ساتھ قومِ عرب کی

اِصلاح کا بیڑا اُٹھایا اور ہر طرح کی برائیوں اور بت پرستی کو چھڑا کر خدا کے آگے سر جھکانے کی دعوت دی‘‘۔ (رسالہ ’’ایمان‘‘ پٹی ضلع لاہور، مئی ۱۹۳۵ء)

سوامی برج نارائن جی

(مذہبی رہنما)

’’حقیقت بہرحال حقیقت ہے، اگر بغض وعناد کی پٹی آنکھوں پر سے اُتار دی جائے تو پیغمبر اسلام کا نورانی چہرہ اُن تمام داغ دھبوں سے پاک وصاف نظر آئے گا، جو بتلائے جاتے ہیں‘‘۔

’’سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدا نے پیغمبر اسلام کو تمام کائنات کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے، اور اس کائنات میں عالم انسان، عالم حیوان، عالم نباتات اور عالم جمادات سب شامل ہیں‘‘۔

راجا رادھا پرشاد سنہا

(بی اے ایل ایل بی آف تیلوتھو اسٹیٹ)

’’آپ کا (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) ہر قول وفعل، استقامت اور راستی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی دم بھی اخلاق کے جادۂ مستقیم سے منحرف نہ تھا‘‘۔

(رسالہ ’’ایمان‘‘ پٹی ضلع لاہور، مئی ۱۹۳۵ء)

ہز ہائنس مہاراجہ نرسنگھ گڈھ

’’حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سراپا عمل اور ایثار کا مرقع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت میں دنیا کی اصلاح فرمائی اور اُسے اپنی انتھک کوششوں سے جگمگا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اسلام کا نام ساری دنیا میں روشن ہے‘‘۔ (رسالہ ’’ایمان‘‘ پٹی ضلع لاہور، مئی ۱۹۳۶ء)

پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق

(ایم اے لیکچرار الہ آباد یونیورسٹی)

’’میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیغمبر اسلام کی بعثت کو اُن کی شخصیت اور اُن کے کارناموں ہائے زندگی کو تاریخ کا ایک معجزہ سمجھتا ہوں‘‘۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

پنڈت ہردے پرشاد

(مذہبی مفکر)

’’اگر کوئی مجھ سے دریافت کرے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون تھے؟ تو میں اُس کے جواب میں برملا کہوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ کے سب سے بڑے بزرگ اور پیغمبر، توحید کے علم بردار، حقانیت کے طرف دار، سچائی کے دل دادہ اور ایشور کے پرستار تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اصلاح قابل داد تھی اور تا قیامت یاد رہے گی‘‘۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

ڈاکٹر جے کا رام برہما

(سماجی پیشوا)

’’حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اخلاقِ عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی؛ بلکہ اُن اُصولوں پر عمل بھی فرمایا، اُن کی زندگی ایثار وقربانی کی زندگی تھی‘‘۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

مالگ تونگ صاحب

(بدھ مذہب کے عظیم پیشوا)

’’حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا ظہور بنی نوعِ انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا، لوگ کتنا ہی انکار کریں، مگر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی اصلاحاتِ عظیمہ سے چشم پوشی

ممکن نہیں، ہم بدھی لوگ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور اُن کا احترام کرتے ہیں"۔(معجزاتِ اسلام ۶۶)

لالہ نانک چند ناز

(جرنلسٹ لاہور)

"دنیا کی عظیم ترین اِنسانی ہستیوں میں اُن (رسولِ کریم) کا درجہ کسی سے کم نہیں"۔

(پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

گرونانک

(سکھ مذہب کے مقدس رہنما)

سردار کرشن سنگھ لکھتے ہیں کہ: حضرت محمد صاحب کی شخصیت عظیم شخصیت تھی، چناں چہ ہمارے آقا سردار گرونانک صاحب -جن کی مذہبی رواداری اور بے لاگ اِنصاف پسندانہ تعلیم کو ایک دنیا نے مانا ہے- اُنہوں نے حضرت محمد صاحب کی سیرت جاننے کے بعد اُن کی تعریف میں جو دوہا لکھا ہے، وہ اِس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمد صاحب کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصب مذاہب میں بھی پسندیدہ اور مقبول رہی ہے۔اُنہوں نے فرمایا:

ڈھا نور محمدی ڈھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

(غازیانِ ہند ۱۱۷)

سردار جوند سنگھ

(سکھ مذہبی رہنما)

"دنیا میں آنحضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں"۔

(مدینہ، جولائی ۱۹۳۲ء)

سردار رام سنگھ امرتسری

(سکھ سماجی و مذہبی رہنما)

’’تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے زیادہ کامیاب ہیں‘‘۔ (مقالہ نگار انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

ڈاکٹر ڈی رائٹ

(معروف انگریز مصنف)

’’محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں؛ بلکہ دنیائے اَرضی کے لئے ابر رحمت تھے، تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں، جس نے احکامِ خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو‘‘۔ (اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا فروری ۱۹۲۰ء)

مسٹر ایڈورڈ موئے

(معروف انگریز مفکر)

’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سوسائٹی کے تزکیہ اور اعمال کی تطہیر کے لئے جو اُسوۂ حسنہ پیش کیا ہے، وہ آپ کو انسانیت کا محسن اول قرار دیتا ہے‘‘۔

ایس مارگولیوتھ

(معروف انگریز مفکر)

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دردمندی کا دائرہ اِنسان ہی تک محدود نہ تھا؛ بلکہ جانوروں پر بھی ظلم وستم توڑنے کو بہت برا کہا ہے‘‘۔

کونٹ ٹالسٹائی

(مشہور مفکر)

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم متواضع، خلیق اور روشن فکر اور صاحبِ بصیرت تھے، لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے، آپ مدت العمر پاکیزہ خصائل رہے''۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۴ء)

سر ولیم میور

(مشہور مصنف)

''اہل تصنیف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن کے چال چلن کی عصمت اور اُن کے اَطوار کی پاکیزگی پر، جو اہل مکہ میں کمیاب تھی، متفق ہیں''۔ (لائف آف محمد)

مسٹر سیل

''میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہو سکے یا اُن کی مقدس ذات پر مکر و فریب کا الزام لگایا جا سکے''۔ (مسٹر سیل)

مسٹر شانتا رام

''میں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مشاہیر کے سوانح حیات کے پڑھنے میں صرف کیا ہے، میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عظیم انسان ہیں کہ اُن کے مقابلہ کا انسان روئے زمین کی تاریخ پر نظر نہیں آتا''۔

(از محمد کا جیوان چرتر، مصنفہ: مسٹر شانتا رام ایم اے، پروفیسر اندرا کالج ممبئی)

مسٹر جان آرکس

''ہم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی کسی رذیل حرکت کے مرتکب ہوئے ہوں، البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے''۔

واشنگٹن ارونگ

''پیغمبر اسلام بڑی ہی دل آویز شخصیت کے مالک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور ایسی لطافت تھی جو دل کو موہ لیتی تھی، آپ تمام عربوں سے زیادہ خوش شکل اور خوب صورت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے''۔ (از: محمد اور آپ کے جانشین، مصنفہ: واشنگٹن ارونگ)

ڈاکٹر شیلے

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل اور افضل تھے، اور آئندہ ان کا مثال پیدا ہونا محال اور قطعاً غیر ممکن ہے''۔

مسٹر کسلوزان

''بلا کسی شک وشبہ کے کہا جاسکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور اللہ قادرِ مطلق کے رسول تھے، اور نہ صرف رسول؛ بلکہ جلیل القدر اور عظیم الشان رسول تھے، جنہوں نے ملت اسلامیہ کی بنیاد رکھی''۔

جارج برنا ڈشا

(مشہور انگریز مفکر اور مصنف)

''میری بڑی تمنا ہے اور میں اُسے واجب سمجھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کے نجات دہندہ کی حیثیت سے دیکھوں اور میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شخصیت کو اگر آج کے عالم جدید کی عنانِ حکومت دے دی جائے، تو دنیا اپنی مشکلات کے حل تلاش کرنے میں کامیاب وبامراد ہوجائے گی، اور اُس کے اندر امن وسلامتی کی لہر دوڑ جائے گی، کاش! دنیا اس جیسے مصلح کی ضرورت کو محسوس کرتی''۔

(نوٹ:- مذکورہ حوالہ جات ''نقوش'' کے رسول نمبر جلد چہارم ۴۴۷-۵۵۱ سے ماخوذ ہیں۔/مضامین: پروفیسر عبدالصمد صارم، وخواجہ ظفر نظامی نوشہروی، پروفیسر خالد کمال مبارک پوری)

گستاخانِ رسول کی کمینگی

حضراتِ گرامی! ہر طبقہ اور ہر مذہب کی مذکورہ بالا شخصیات کے حقیقت پسندانہ بیانات کے باوجود آج اگر کچھ گستاخ زبان لوگ محسن اِنسانیت، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اَقدس پر کیچڑ اُچھالنے کی جسارت کرتے ہیں، تو اُن کی مثال سورج اور چاند پر تھوک کر خود اپنا چہرہ بدنما کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتی۔

بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص عالم انسانیت کی سب سے مقدس ذات کو نشانہ بنائے، اُس سے بڑا رذیل اور کمینہ شخص کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ ایسے کمینے لوگ ہر زمانہ میں رہے ہیں، جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں سے اپنے چھپے ہوئے بدترین بغض کا اظہار محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بے ہودہ گوئی کر کے کیا ہے۔

یہ رذیلانہ حرکتیں کسی مسلمان؛ بلکہ شریف اِنسان کے لئے قابل برداشت نہیں ہیں، وقتاً فوقتاً فیس بک، ٹوئٹر، اور وہائس اَیپ وغیرہ پر ایسی اشتعال انگیز باتیں شائع کی جاتی ہیں، جن سے اَہل اسلام کے دل چھلنی ہوئے جاتے ہیں۔

حال ہی میں ''کملیش تیواری'' نام کے ایک ملعون اور بدبخت شخص نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہ بنا کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا ہے، اور اُمت کا امتحان لینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔

ہم اِن حرکتوں کی سخت مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ایسے گستاخوں کو گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے؛ بلکہ پارلیمنٹ میں سبھی مقدس مذہبی پیشواؤں کی گستاخی پر سخت سے سخت سزا کا قانون بنا کر آئندہ کے لئے اِس طرح کی اشتعال انگیز حرکتوں پر روک لگائی جائے۔

مسلمانوں کی ذمہ داری

قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہمیں احتجاج کر کے اپنے ایمانی جذبات کا اظہار

ضرور کرنا چاہیئے؛ لیکن سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی خباثتوں کو خود اپنے ذریعہ عام کرکے گندگی کو مزید پھیلانا نہیں چاہیئے؛ بلکہ جس شخص تک بھی ایسی بات پہنچے وہ آگے بڑھانے کے بجائے فوری طور پر قانونی اِقدام کی کوشش کرے؛ تاکہ اَمن واَمان باقی رہے، اوراشتعال انگیزی کرنے والوں کی سازشیں ناکام ہوجائیں۔

اِسی کے ساتھ ہمیں پوری ہوش مندی اور سنجیدگی کے ساتھ اپنا محاسبہ کرنے اوراپنا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے۔

ہمیں سوچنا پڑے گا کہ جس عظیم پیغمبر کی عظمت کا ہم دم بھرتے ہیں، کیا ہماری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات وتعلیمات کے مطابق گذر رہی ہے، یا ہم سے کوتاہیاں ہورہی ہیں؟

اگر کوتاہیاں ہورہی ہیں اور یقیناً ہورہی ہیں، تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا سب سے بڑا تقاضا یہی ہے کہ ہم فوراً اُن کوتاہیوں کو دور کرنے کی فکر کریں، اور ایک سچے مسلمان اورعاشق رسول بن کر زندگی گذاریں۔ ہماری صورت وسیرت سنتوں کے سانچے میں ڈھلی ہواور ہمارا کردار شریعت محمد یہ کے رنگ میں پوری طرح رنگین ہو۔

بلاشبہ اگر ہم اپنے کردار سے اسلام کی تعلیمات کو روشن کریں گے تو کسی بھی شخص کو ہمارے پیغمبر یا ہمارے دین کے بارے میں میں نازیبا کلمات اور بکواس کرنے کی ہمت نہ ہوسکے گی؛ بلکہ غلامانِ محمد کی پاکیزہ زندگی دیکھ کر بڑے سے بڑے دشمن بھی انشاء اللہ اسلام سے قریب ہوکر سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت ومحبت کیئے بغیر نہ رہ پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر طرح کی آزمائشوں سے محفوظ فرمائیں، اورمحبتِ رسول کے تقاضوں پر عمل کرنے والا بنائیں، آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ایمانِ کامل کا معیار

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

(صحيح البخاري، كتاب الإيمان / باب حب الرسول ﷺ ۷/۱ رقم: ۱۵)

ترجمہ:- تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک صاحبِ ایمان نہیں کہلایا جاسکتا، جب تک کہ اُس کی نظر میں میری ذات اُس کے والدین، آل واَولاد اور دنیا جہان کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔